روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 21۔اگست 2015ء 5ذیقعد 1436ہجری 21ظہور 1394ہش جلد 65-100 نمبر 190

نیکی میں تعاون

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اور تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم زیادتی کرو اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔ (المائدہ:3)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کا خلافت سے محبت کا ایک یہ بھی انداز تھا کہ آپ کو جونہی یہ معلوم ہوتا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کوئی خاص تحقیق فرما رہے ہیں آپ حضور کے کام میں آسانی کی غرض سے اپنی رائے اور تحقیق حضور کو بھجوا دیتے مثلاً ایک بار حضرت مصلح موعود ''ایامی'' کے متعلق تحقیق فرما رہے تھے۔ حضرت میاں صاحب نے فوراً مفردات امام راغب، نہایہ ابن اثیر، فتح القدیر، المنجد، سے معنی لکھ کر بھجوا دیئے۔ (ملخص از حیات بشیر صفحہ نمبر 435)

حضرت مسیح موعود کے رفقاء سے بہت محبت اور ان کا احترام بھی کرتے تھے اور نوجوانوں کو تحریک کرتے رہتے تھے کہ ان بزرگان سے فائدہ اٹھائیں ان سے ملاقاتیں کریں اور برکات حاصل کریں۔

مکرم شاہد احمد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ:

مجلس مشاورت 1963ء کے پہلے یا دوسرے روز کی کارروائی جب اختتام پذیر ہوئی اور لوگ تعلیم الاسلام کالج ہال سے واپس اپنے گھروں کو روانہ ہوئے اور شام کا وقت تھا اور سخت گھٹا چھائی ہوئی تھی حضرت مسیح موعود کے پرانے (رفیق) حضرت قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری پا پیادہ واپس اپنی رہائش گاہ (غالباً فیکٹری ایریا میں کسی کے گھر میں مقیم تھے) کو جا رہے تھے۔ خاکسار بھی پیچھے واپس آ رہا تھا اتنے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی کار بھی پیچھے سے آ گئی حضرت میاں صاحب نے حضرت قاضی صاحب کو دیکھ کر اپنی کار رکوائی اور قاضی صاحب کو کار پر بیٹھا کر ان کی رہائش گاہ تک پہنچا کر واپس ہوئے۔ بعض (رفقاء) کے ساتھ تو آپ کو اس قدر لگاؤ تھا کہ بعض اوقات آپ خود بھی ان کی ملاقات کے لئے پہنچ جاتے تھے ان بزرگ (رفقاء) میں سے حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی، حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہان پوری کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (حیات بشیر صفحہ نمبر 250)

آپ واقفین زندگی کا بہت احترام کیا کرتے تھے مکرم بشارت احمد صاحب امروہی لکھتے ہیں۔

تقسیم ملک کے بعد ابھی آپ کا دفتر جودھامل بلڈنگ میں ہی تھا کہ محترم مولوی عبدالحق ننگلی مغربی افریقہ میں فریضہ (دعوت الی اللہ) سرانجام دے کر واپس تشریف لائے۔ انہوں نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سے ملاقات کی خواہش کی میں انہیں اپنے ساتھ لے گیا۔ اس وقت آپ ایک نہایت ہی ضروری تصنیف میں مصروف تھے مجھے دیکھ کر کچھ کبیدہ خاطر ہوئے۔ لیکن جونہی میں نے یہ عرض کی کہ یہ مولوی صاحب مغربی افریقہ میں (دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں) خدمات سرانجام دے کر واپس تشریف لائے ہیں تو آپ کے چہرہ پر بشاشت کی ایک لہر دوڑ گئی اسی وقت قلم ہاتھ سے چھوڑ دیا۔ اٹھے اور مولوی صاحب سے بغلگیر ہو گئے اور کافی دیر تک ان سے مغربی افریقہ کے (دعوت الی اللہ) تربیتی اور دیگر امور پر گفتگو فرمائی۔'' (ملخص از حیات بشیر صفحہ 235-236)

قرآن کی برکت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

''اگر ہم میں سے ہر ایک کو قرآن کریم آ جائے اور اس دولت سے ہماری جماعت کا ہر فرد متمتع ہو جائے تو ہم بہت حد تک اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو جائیں گے۔ پھر یہ بھی سمجھ لو کہ اگر سارے لوگ ہی قرآن کریم جاننے والے ہوں تو الا ماشاء اللہ بہت سے جرائم، ظلم، فسادات اور جھگڑے آپ ہی آپ کم ہو جائیں گے۔ کیونکہ جہاں نور ہے، وہاں ظلمت نہیں رہ سکتی۔ ایک چھوٹا سا دیا تم جلاتے ہو جس کی روشنی نہایت دھندلی سی ہوتی ہے لیکن پھر بھی اس دیئے کے جلتے ہی اس کمرے کی ظلمت فوراً دور ہو جاتی ہے۔ پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ قرآن جو خدا کا دیا ہے وہ کسی گھر میں روشن ہو اور وہاں ظلمت باقی رہ جائے۔ اگر قرآن ہمارے دلوں میں آ جائے تو تمام ظلمتیں خود بخود کافور ہونا شروع ہو جائیں گی اور نیکی اور تقویٰ کا بیج اس طرح بویا جائے گا کہ آئندہ نسلیں بھی اسی رنگ میں رنگین ہو جائیں گی''۔

''اگر تمہارے دلوں میں قرآن شریف آ جائے تو یقیناً یقیناً دنیا کی کوئی طاقت تم پر غالب نہیں آ سکتی''۔

(خطبات محمود۔ خطبہ عیدالفطر جلد اوّل صفحہ 251
مرسلہ: نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی)

☆..................☆..................☆

فتح کے حصہ دار

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''دنیا (دین حق) کے جھنڈے تلے آئے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ ضرور آئے گی لیکن اگر ہم نے اپنے حق ادا نہ کئے اور اپنے صبر اور صلوٰۃ کو انتہا تک نہ پہنچایا تو پھر ہم اُس فتح کے حصہ دار نہیں ہو سکیں گے''۔

(روزنامہ الفضل 7 جنوری 2014ء)

☆..................☆..................☆

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 10 جولائی 2015ء

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کے کس احسان کا ذکر فرمایا؟

ج: فرمایا! ہم رمضان کے آخری عشرے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کے عشروں میں سے گزرتے ہوئے جہنم سے نجات دلانے والے عشرے میں سے گزر رہے ہیں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس نے ہمیں یہ موقع نصیب فرمایا لیکن یہ جائزے لیں کہ یہ دن بیشک رحمت، مغفرت اور جہنم سے نجات کے دن ہیں لیکن کیا ہم نے ان دنوں کے فیض سے فیض بھی پایا ہے؟ ان دنوں کی رحمت سے فیض پانے کے لئے بھی کچھ شرائط ہیں اور ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت سے حصہ لینے کی بھی کچھ شرائط ہیں اور جہنم سے نجات کے لئے بھی کچھ شرائط کا پابند ہونا ضروری ہے۔ پس ہمیں ان چیزوں سے فیض پانے کے لئے ان باتوں کی تلاش کی ضرورت ہے جن سے ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کرتے ہوئے اس کے فضلوں کے مورد بنیں۔

س: اللہ تعالیٰ کی رحمت کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بارے میں بعض مفسرین دو قسمیں بیان کرتے ہیں۔ ایک قسم تو رحمت کی یہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور احسان کے ہوتی ہے۔ انسان اس کو حاصل کرنے کیلئے کوئی خاص تردد یا کوشش نہیں کر رہا ہوتا۔ اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ہے کہ رحمتی وسعت کل شیءٍ کہ میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔ دوسری قسم کی رحمت اعمال کے ساتھ مشروط ہے اور اس کا وعدہ نیک کام کرنے والوں اور تقویٰ پر چلنے والوں کے ساتھ مشروط ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یعنی ''یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت محسنوں کے قریب ہے'' محسن کے معنی ہیں جو دوسروں سے نیک سلوک کرے تقویٰ پر چلنے والا ہو، علم رکھنے والا ہو، تمام شرائط کے ساتھ کام کو پورا کرنے والا ہو۔

س: حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کی صفت رحمت اور عدل کے بارہ میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ صفت رحمت عام اور وسیع ہے اور غضب یعنی صفت عدل بعد کسی خصوصیت کے پیدا ہوتی ہے یعنی یہ صفت قانون الٰہی سے تجاوز کرنے کے بعد اپنا حق پیدا کرتی ہے اور اس کے لئے ضرور ہے کہ اول قانون الٰہی ہو اور قانون الٰہی کی خلاف ورزی سے گناہ پیدا ہو اور پھر یہ صفت ظہور میں آتی ہے اور اپنا تقاضا پورا کرنا چاہتی ہے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد دوم صفحہ 566)

س: وعیدی پیشگوئی کے متعلق حضرت مسیح موعود کا فرمان درج کریں؟

ج: حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ وعید میں دراصل کوئی وعدہ نہیں ہوتا صرف اس قدر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدوسیت کی وجہ سے تقاضا فرماتا ہے کہ شخص مجرم کو سزا دے اور بسا اوقات اس تقاضے سے اپنے ملہمین کو اطلاع بھی دے دیتا ہے۔ پھر جب شخص مجرم توبہ اور استغفار اور تضرع اور زاری سے اس تقاضے کا حق پورا کر دیتا ہے تو رحمت الٰہی کا تقاضا غضب کے تقاضے پر سبقت لے جاتا ہے۔ اور اس غضب کو اپنے اندر مجوب و مستور کر دیتا ہے (اللہ تعالیٰ اسے چھپا دیتا ہے اس پر پردہ ڈال دیتا معاف کر دیتا ہے)

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد 2 صفحہ 566)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری رحمت غضب پر حاوی ہوگئی۔ پس مجرموں کو بھی ان کے توبہ استغفار سے اللہ تعالیٰ بخشتا ہے یہ بہت بڑھے ہوئے ہوتے ہیں ان کے لئے مقدر ہو جاتی ہے سزا۔ ان کو بھی بخش دیتا ہے۔

س: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محسن کی کیا تعریف بیان فرمائی ہے؟

ج: فرمایا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محسن وہ ہے جو ہر نیک کام کرتے ہوئے یہ دیکھے کہ وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ یا کم از کم یہ بات سامنے رکھے کہ خدا تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

س: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری زندگی کا کیا لائحہ عمل بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! ایک لفظ رحمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری زندگی کے لئے لائحہ عمل کا ایک خزانہ عطا فرما دیا کہ اس رحمت کی تلاش کرو پہلے دس دن میں رمضان کے اور جب یہ رحمت تلاش کر لو تو پھر یہ عہد کرو کہ اس کو ہم نے اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہے۔ ایک مؤمن کے لئے دس دن کی تربیت پھر اگلے راستے دکھائے گی لیکن کیونکہ شیطان ہر وقت ہمارے ساتھ لگا ہوا ہے جو اپنے کاموں میں مصروف ہے ورغلانے کے کام میں مصروف ہے نیکیوں سے ہٹانے کے کام میں مصروف ہے اس لئے اس رحمت کو حاصل کرنے کے بعد اس پر قائم رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے اور یہ مدد حاصل کرنے کے لئے کیا طریق اختیار کرنا ہے ہم نے۔ فرمایا کہ اگلے دس دن پھر اس اللہ تعالیٰ کی مدد اور طاقت تلاش کرو تا کہ تمہارے عمل مستقل عمل بن جائیں اور وہ طاقت ہے استغفار۔

س: رمضان المبارک کے دوسرے عشرے کو آنحضرت ﷺ نے کس نام سے موسوم فرمایا ہے؟

ج: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوسرا عشرہ مغفرت کا عشرہ ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کہ آہ و زاری کرنے والے کے گناہ بخشتے ہوئے اسے اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لیتا ہے اور ان پر رحمت اور فضل کرتا ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے استغفار کے کیا معانی بیان فرمائے ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ استغفار کے حقیقی اور اصلی معنی یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقے کے اندر لے لے۔ یہ لفظ غفر سے لیا گیا ہے جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں سو اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مستغفر کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے۔ (جو استغفار کرنے والا ہے اس کی جو کمزوریاں ہیں فطرتی ان کو ڈھانک لے اور مستقل استغفار سے پھر اللہ تعالیٰ ڈھانک بھی لیتا ہے۔) اصل اور حقیقی معنی یہی ہیں کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مستغفر کو جو استغفار کرتا ہے فطرتی کمزوری سے بچاوے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور اپنی روشنی سے روشنی دے۔ خدا کا نام قیوم بھی ہے اپنے سہارے سے مخلوق کو قائم رکھنے والا اس لئے انسان کیلئے لازم ہے جیسا کہ وہ خدا کی خالقیت سے پیدا ہوا ہے ایسا ہی وہ اپنی پیدائش کے نقش کو خدا کی قیومیت کے ذریعہ بگڑنے سے بچاوے۔

(عصمت انبیاء، دینی خزائن جلد 18 صفحہ 671)

س: ماہ رمضان کے آخری عشرے کا نام جہنم سے بچانے والا رکھنے سے کیا مراد ہے؟

ج: فرمایا! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ آخری عشرہ جہنم سے بچانے کا عشرہ ہے جہنم سے بچانے کا عشرہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصل میں یہ بھی فرمایا ہمیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے عمل کرنے والوں سے راضی ہو کر اپنی جنت کی خوشخبری دیتا ہے جو دوزخ کے دروازے رمضان کے آنے پر بند کئے گئے تھے اگر مستقل مغفرت اس کی طلب کرتے رہو گے استغفار کرتے رہو گے نیکیوں پر دوام حاصل کرنے کے لئے اور ان پر قائم رہنے کے لئے مستقل اللہ تعالیٰ کا دامن پکڑے رہو گے تو جہنم کے دروازے صرف رمضان میں ہی نہیں بلکہ ان تیس دنوں کی عبادات اور عہد اور حقوق کی ادائیگی اور توبہ اور استغفار کی مستقل عادت جہنم کے دروازے ہمیشہ کے لئے بند کر دے گی۔

س: جنت اور جہنم کی حقیقت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود کا فرمان درج کریں؟

ج: حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ مذہب سے غرض کیا ہے؟ بس یہی کہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کاملہ پر یقینی طور پر ایمان حاصل ہو کر نفسانی جذبات سے انسان نجات پا جاوے اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو کیونکہ درحقیقت وہی بہشت ہے جو عالم آخرت میں طرح طرح کے پیرایوں میں ظاہر ہوگا اور حقیقی خدا سے بے خبر رہنا اور اس سے دور رہنا اور سچی محبت اس سے نہ رکھنا درحقیقت یہی جہنم ہے جو عالم آخرت میں انواع و اقسام کے رنگوں میں ظاہر ہوگی۔

(حقیقۃ الوحی، دینی خزائن جلد 22 صفحہ 352)

پس اللہ تعالیٰ سے حقیقی تعلق اور توبہ استغفار انسان کو اس دنیا میں بھی جنت دکھا دیتا ہے جس کے وسیع تر انعامات اگلے جہان میں ملیں گے۔

س: حضور انور نے رمضان المبارک اور لیلۃ القدر کا ذکر کرتے ہوئے کیا نصائح بیان فرمائیں؟

ج: فرمایا! حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ایمان کی حالت میں اور محاسبہ نفس کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اس کو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس شخص نے ایمان کی حالت میں اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے لیلۃ القدر کی رات قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ لیلۃ القدر کی بڑی اہمیت ہے لیکن رمضان کے روزے بھی وہی اہمیت رکھتے ہیں۔ ٹھیک ہے وہ ایک رات میں گناہ بخشے جاتے ہیں لیکن گزشتہ عمل بھی سامنے ہیں اور رمضان میں بھی تیس دنوں میں یہی عمل ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ شرائط ہیں جو ضروری ہیں رمضان کے روزے بھی اور لیلۃ القدر کا پانا اور گناہ بخشوانا ایمان اور نفس کا محاسبہ بھی۔ اگر پہلے دنوں میں کوئی کمزوری رہ گئی تھی تو آخری دنوں میں اسے دور کرنے کی کوشش ہونی چاہئے۔

س: قرآن کریم میں بتائی گئی مومنین کی نشانیوں میں سے حضور انور نے کس نشانی کا ذکر فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ نے بہت سی قرآن کریم میں نشانیاں بتائی ہیں مؤمنوں کے لئے۔ مثلاً ایک یہ نشانی بتائی کہ مؤمن تو صرف وہی ہیں جن کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں۔ (الانفال:3) تو مؤمن کی یہ نشانی ہے کہ ہر وقت اس احساس میں رہے کہ خدا کے احکامات پر عمل کرنا ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیئے ہیں جب بھی اسے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے کوئی چیز یاد کرائی جائے تو وہ فوراً ڈر جائے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ پس جب متعدد جگہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے اعمال صالحہ بھی بجا لانے اور دوسروں کے حقوق ادا کرنے کا خدا تعالیٰ کا حکم ہے اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو اس کو ہمیں ہر وقت اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے جب خدا تعالیٰ کے حوالے سے ان کی ادائیگی کا کہا جائے اور پھر انسان ان کی ادائیگی کی طرف توجہ نہ دے تو کیا وہ اس آیت

باقی صفحہ 8 پر

تحریر: مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ

مذہبی دنیا کی تاریخ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار کے لگ بھگ نبی تشریف لائے ہیں جن میں خدا تعالیٰ کے بہت ہی پیارے، اعلیٰ وارفع واکمل نبی، ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اسوۂ حسنہ ٹھہرایا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ دوسرے سب رسولوں اور نبیوں کا احترام اوران کی تعلیمات کا احترام بھی ہم پر واجب ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے کہ ہم دوسرے تمام نبیوں اور رسولوں کی عزت وتکریم کریں اور یہ خصوصیت بھی صرف اورصرف دین حق ہی کو ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم پورے یقین کے ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ جب موازنہ کریں تو پتہ لگتا ہے کہ آپ ﷺ ہی ایک ایسے نبی ہیں جو تمام بنی نوع انسان کے لئے نمونہ ٹھہرائے گئے ہیں۔ شمائل ترمذی میں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے اوقات کے تین حصے مقرر کئے ہوئے تھے۔

اول: عبادتِ الٰہی، یادالٰہی، ذکرالٰہی

دوم: عام خلق اللہ کی بھلائی، بہتری، تعلیم و تربیت وتبلیغ

سوم: اپنی ذات، بیوی بچے، رشتہ داروغیرہ

عبادت الٰہی، ذکرالٰہی اور یادالٰہی میں آپؐ ہمارے لئے نمونہ ہیں۔ آپؐ ہمیشہ نماز باجماعت کو ترجیح دیتے تھے اور آپؐ نے اس کی تعلیم وترغیب دی کہ وہ نماز باجماعت ادا کریں کیونکہ اس کے منجملہ دیگر برکات اور فوائد کے اس کا ایک فائدہ ستائیس گنا زیادہ ثواب کا بھی ملنا ہے۔ آپؐ کونماز کا کتنا زیادہ خیال تھا اس کے بارہ میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ

’’آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک کے آخری الفاظ جبکہ آپؐ پر موت کا غرغرہ طاری تھا یہ سنے گئے کہ میری آخری وصیت تم کو یہ ہے کہ نماز اور اپنے ماتحتوں سے حسنِ سلوک کے بارے میں میری تعلیم کومت بھولنا‘‘۔ (ابن ماجہ)

یہی آپؐ کا عملی نمونہ تھا۔ اوراسی عملی نمونہ کو اختیارکرنے کی آپؐ نے اپنی امت کوتوجہ دلائی ہے اور انہی دونوں باتوں کی طرف سے بہت غفلت برتی جاتی ہے!

ذکرِالٰہی کے بارے میں آپؐ نے مختلف اوقات میں اپنی امت کوتوجہ دلائی اور ذکرالٰہی کے الفاظ سکھائےلیکن نماز خود ذکرالٰہی ہے۔ پھرقرآن مجید کو پڑھنا بھی ذکرالٰہی ہی ہے۔ پھرکم سے کم ذکر الٰہی کی طرف اس طرح توجہ دلائی کہ نماز سے فراغت کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمدللہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔ یہ کم سے کم ذکرالٰہی ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الجمعہ میں کثرت سے ذکرالٰہی کی طرف توجہ دلائی ہے اور 33 مرتبہ ذکرکرنا تو کثرت میں نہیں آتا۔ آپؐ کی زندگی کا ہرلحہ یادالٰہی، حمدالٰہی، ذکرالٰہی اور دعاؤں میں گزرتا تھا۔ آپؐ نے ہرموقعہ کی دعائیں اپنی امت کوسکھائی ہیں اور ہمارے لئے عملی نمونہ چھوڑا ہے مثلاً سونے کی دعا، جاگنے کی دعا، بازار جانے کی دعا، گھر میں داخل ہونے کی دعا، مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعا، اذان کے بعد کی دعا، وضو کے بعد کی دعا، کھانے سے قبل اور بعد کی دعا۔ گویا ہرلحہ ذکرالٰہی، یادالٰہی، حمدالٰہی میں گزارنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

آپؐ کی وصیت کی دوسری بات یہ تھی کہ اپنے ماتحتوں کے ساتھ بھلائی اورنرمی کا سلوک کرنا ہے۔ ایک واقعہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں یہ واقعہ مسلم کتاب الایمان باب اطعام المملوک میں ہے۔

حضرت معرور بن سوید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ذرؓ کو ایک خوبصورت جوڑا پہنے ہوئے دیکھا ان کے غلام نے بھی ایسا ہی جوڑا پہن رکھا تھا میں نے تعجب سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا آنحضرت ﷺ کے زمانے میں انہوں نے اپنے غلام کو برا بھلا کہا اوراس کی ماں کے عیب بیان کر کے اسے شرم دلائی۔ رسول اللہؐ کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا تم میں جہالت کی رگ ابھی باقی ہے یعنی یہ جہالت کی حرکت ہے۔ یہ غلام تمہارے بھائی ہیں وہ تمہارے خادم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری نگرانی میں دیا ہے۔ جس شخص کے ماتحت اس کا بھائی ہو وہ اسے وہی کھلائے جوخود کھاتا ہے وہی پہنائے جوخود پہنتا ہے۔ اپنے غلاموں سے ان کی طاقت سے زیادہ کام نہ لو۔ اگرتم کوئی مشکل کام ان کے سپرد کروتو اس کام میں خود بھی ان کا ہاتھ بٹاؤ اوران کی مدد کرو۔

ترمذی کتاب الجہاد میں ایک روایت حضرت ابو داوٗدؓ سے ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے:

’’مجھے کمزوروں میں تلاش کرو یعنی میں ان کے ساتھ ہوں۔ اوراُن کی مدد کر کے ہی تم میری رضا حاصل کر سکتے ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ کمزوروں اور غریبوں کی وجہ سے ہی تم خدا کی مدد پاتے ہواوراس کے حضور سے رزق کے مستحق بنتے ہو۔‘‘

اس مضمون کی ایک اور روایت بھی سنیں، یہ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا،’’تین باتیں جس میں ہوں اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت میں رکھے گا اوراسے جنت میں داخل کرے گا۔ پہلی یہ کہ وہ کمزوروں پر رحم کرے۔ دوسری یہ کہ وہ ماں باپ سے محبت کرے۔ تیسری یہ کہ خادموں اورنوکروں سے اچھا سلوک کرے‘‘۔

ہمارے معاشرہ میں یہ بہت کمی ہے کہ اپنے ماتحتوں،نوکروں، خادموں، سے اچھا سلوک نہیں کیا جاتا۔ بلکہ امراء کے بچے بھی اپنے نوکروں سے ایسی بے رحمی، سختی، زیادتی، بدخلقی اور بدتمیزی سے پیش آتے ہیں جس کو دیکھ کراورسن کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ شاید اس گھر کے اخلاق کا دیوالیہ ہی نکل گیا ہے۔ ادھرنوکروں اور خادموں میں بھی محنت سے اور عمدگی سے اپنا کام کرنے کی عادت نہیں رہی وہ بھی دھوکہ دینے کی بیماری میں مبتلا رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

ایک دوسرے سے پیار، محبت، عزت واحترام عمدہ اخلاق سے پیش آنے کی تعلیم دیتے ہوئے آپؐ نے فرمایا: ’’ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے کونقصان پہنچانے کے لئے بڑھ چڑھ کر بھاؤ نہ بڑھاؤ۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ ایک دوسرے سے پیٹھ نہ موڑو یعنی بے تعلقی کا رویہ اختیار نہ کرو۔ ایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اورآپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ مومن اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا۔ اس کی تحقیر نہیں کرتا۔ اس کو شرمندہ یا رسوا نہیں کرتا۔ آپؐ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تقویٰ یہاں ہے! یہ الفاظ آپؐ نے تین مرتبہ دہرائے پھر فرمایا انسان کی بدبختی کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مومن بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔ ہر مومن کا مال۔ اس کا خون اوراس کی عزت وآبرو دوسرے مومن پر حرام ہے۔‘‘

آپؐ نے یہ بھی فرمایا اس شخص کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کا شرف نہیں پہچانتا۔ یعنی ان کی عزت نہیں کرتا۔ اسی ایک حدیث پر عمل کرلیا جائے تو دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔

ایک اورطبقہ بلکہ معاشرے کا کمزورطبقہ خواتین بھی ہے۔ خواتین کے ساتھ بھی بڑا ہی نازیبا اور ناروا سلوک کیا جاتا ہے۔ دین حق سے قبل عورت کے بارے میں جو خیالات تھے آج بھی وہی جہالت والا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ پاکستان کے دور دراز کے علاقوں میں جہاں تعلیم کی کمی ہے۔ وہاں تو عورتوں کوتعلیم دلانا بھی جرم سمجھتے ہیں۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے ہمیشہ عورتوں کی تعلیم وتربیت، اوران کی سوسائٹی میں بہتر پوزیشن بنانے کی کوشش فرمائی اور دلچسپی لی، اورتلقین کی۔ ایک موقعہ پرفرمایا کہ علم حاصل کرنا مومن مرداورعورت دونوں پرفرض ہے۔ دین حق ہی وہ پہلا مذہب ہے جس نے عورتوں کو وراثت میں حصہ دلوایا۔ عورتوں سے حسنِ سلوک کے بارے میں فرمایا تم میں بہترین شخص وہ ہے جواپنے اہل (بیوی) کے ساتھ بہترین سلوک کرتا ہے۔ اور آپؐ کا اپنا عملی نمونہ یہ تھا کہ جب حضرت خدیجہؓ فوت ہوگئیں تب بھی ان کی سہیلیوں کوتحفہ یا گوشت وغیرہ ضرور بھجواتے تھے۔ اور ہمیشہ حضرت خدیجہؓ کا ذکرفرماتے۔

مضمون کے آخر میں چند مختصر سی احادیث آپ کی خدمت میں رکھتا ہوں جو ہمارے لئے ازدیادِ ایمان اورازدیادِعلم کا موجب ہوں گی۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ ان پرعمل کرنے سے دنیا وآخرت میں بھلائی حاصل ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا

1۔ بہترین زادِراہ تقویٰ ہے۔

آج کل تقویٰ کی بہت کمی ہے خوفِ خدااورخدا تعالیٰ سے محبت بالکل اٹھ چکی ہے۔ اگر یہ پیدا ہو جائے توبس سب کچھ آسان ہوجائے گا بلکہ سارے مسائل کا حل یہی تقویٰ اورخداخوفی میں ہی ہے۔

2۔ فرمایا’’جوہمیں دھوکہ دے اس کا ہمارے ساتھ کوئی واسطہ نہیں‘‘۔

اس حدیث کا مطلب سمجھنے کی کوشش کریں۔ دھوکہ دہی تواب معاشرہ میں عام ہوگئی ہے۔ ہرایک دوسرے کو دھوکہ دینے کی کوشش میں ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں یعنی وہ مومن نہیں کہلا سکتا۔

3۔ فرمایا۔ سچ نجات دیتا ہےاور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔

معاشرہ میں کتنے لوگ سچ بولتے ہیں اور کتنے لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ آپ خوداندازہ لگائیں۔

4۔ اپنی اولاد کی عزت کرو انہیں اچھے رنگ میں تربیت دو۔ اس کی اہمیت سے کون انکار کرسکتا ہے۔

5۔ غیبت قتل سے زیادہ بری ہے۔ غیبت نے انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑا۔ اپنے بھائی کا گوشت اسے بہت مزے دار لگتا ہے۔ اتنا مزیدار کہ غیبت کرتا ہی چلا جاتا ہے۔ شاید کوئی کہے کہ غیبت ہوتی کیا ہے؟ آپؐ نے ہی اس کی تعریف فرمائی ہے کہ اپنے بھائی کا ذکراس کی غیر حاضری میں اس رنگ میں کرنا کہ اگر وہ سنے تواسے برا لگے۔ اگروہ جھوٹ ہے تو اس نے اس پر بہتان باندھا۔ اور اگر وہ درست ہے تو یہی غیبت ہے۔

6۔ ’’راستہ سے کانٹا ہٹا دینا بھی نیکی ہے۔‘‘ یعنی یہ بتایا گیا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی تم حقیر نہ سمجھو۔

بیاں کر دیئے سب حلال و حرام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

☆☆☆ ☆ ☆☆☆

مرتبہ: مکرم عامر شہزاد عادل صاحب

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود کی اہمیت

ازافاضات حضرت مسیح موعود و خلفائے احمدیت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

وہ شخص جو ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔

(سیرۃ المہدی جلداول حصہ دوم ص365)

حضرت اقدس مسیح موعود اپنی کتب کے بارے میں فرماتے ہیں:

''یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائید الٰہی سے لکھے گئے ہیں ان کا نام وحی الٰہی اور الہام تو نہیں رکھتا مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خداتعالیٰ کی خاص اور خارق عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں''۔

(سرالخلافہ۔ دینی خزائن جلد8 ص416,415)

نیز فرماتے ہیں کہ:

''میرے ہاتھ سے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور میرے قلم سے قرآنی معارف چمک رہے ہیں اٹھو اور تمام دنیا میں تلاش کرو کہ کیا کوئی عیسائیوں میں سے سکھوں میں سے یہودیوں میں سے یا کسی اور فرقہ سے ایسا ہے کہ آسمانی نشانوں کو دکھلانے اور معارف اور حقائق بیان کرنے میں میرا مقابلہ کر سکے''۔

(تریاق القلوب۔ دینی خزائن جلد15 ص267)

اپنی کتب کے مطالعہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں۔ کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے جس کو علم نہیں ہوتا مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص361)

ہماری کتابوں کو خوب پڑھتے رہو تا کہ واقفیت ہو اور کشتی نوح کی تعلیم پر عمل کرتے رہا کرو۔

(ملفوظات جلد چہارم ص187)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول بیان فرماتے ہیں:

''چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ مجھے پسند ہیں کیونکہ آدمی کھڑے کھڑے پڑھ سکتا ہے اور نفع اٹھا لیتا ہے اور معلوم نہیں کہ کب کس پر اثر ہو جائے۔ مگر چھوٹے چھوٹے رسالوں کے سبب حضرت مسیح موعود کی کتابوں کی خریداری کم ہو گئی ہے۔ ان میں جو درد ہے وہ اوروں میں ملنا مشکل ہے''۔ (خطبات نور ص555)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

دینی علم حاصل کرنے کا ایک طریق یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھی جائیں۔ آپ کو خداتعالیٰ نے قرآن کریم کی خاص معرفت اور علم دیا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہر نبی نے کوئی نہ کوئی حربہ چلایا ہے مجھے قرآن کا حربہ ملا ہے۔ پس چونکہ آپ کی کتب قرآن کریم کی بے نظیر تفسیر ہیں اس لئے ان کا پڑھنا ضروری ہے۔

دیکھو اس زمانہ میں شیطان اپنے زور اور ساری قوتوں سے (دین) پر حملہ آور ہو رہا ہے اور حضرت مسیح موعود نے اس کا سر کچلنے کے لئے ایک جماعت تیار کی ہے۔ جو شخص اس میں اپنا نام داخل کرائے گا اس پر شیطان ضرور حملہ آور ہوگا۔ کیونکہ ہر ایک اپنے دشمن پر حملہ کرتا ہے۔ چونکہ ہر ایک احمدی شیطان کا دشمن ہے اور چاہتا ہے کہ اسے پاؤں سے پیس ڈالوں اس لئے شیطان بھی اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ میرا داؤ چلے تو میں اسے پیس ڈالوں اس لئے ہماری شیطان سے جنگ ہے اور ہم اس کے مقابلے کے لئے میدان میں نکلے ہیں۔ لیکن اگر ہم نہتے بغیر اسلحہ کے ہوں تو سمجھ لو کہ ہمارے لئے کس قدر خطرہ کا مقام ہے۔ پس ہمارے لئے بہت ہی ضروری ہے کہ ہمارے ہاتھ میں نہایت تیز اور آبدار تلوار ہو اور وہ تلوار حضرت مسیح موعود کی کتابیں ہیں۔ دراصل تو قرآن کریم ہی تلوار ہے مگر چونکہ وہ بھی قرآن کریم کی تفسیر ہیں اس لئے وہ بھی تلوار ہی کا کام دیتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی کتابوں کو خوب یاد کرو یہ تمہارے ہاتھ میں ایسا زبردست اور قوی ہتھیار ہوگا کہ جس کو دیکھتے ہی شیطان بھاگ جائے گا۔

(الفضل22 جنوری1960ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

ہمارے لٹریچر میں بنیادی اہمیت کی حامل حضرت مسیح موعود کی کتب ہیں اور ان کے بعد خلفاء کی کتب، حضرت مسیح موعود کو علم کا اتنا بڑا خزانہ عطا کیا گیا تھا کہ اس میں قیامت تک پیدا ہونے والے مسائل حل کرنے کے لئے ہر ضروری مواد موجود ہے۔ ہر امر کے بارہ میں راہنمائی ہمیں حضور کی کتابوں میں ملتی ہے ہر احمدی کو حضور کی خواہش کے مطابق حضور کی کتابوں کا کم از کم تین مرتبہ ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص حضور کی کتابوں کا تین سو مرتبہ بھی مطالعہ کرے تب بھی اس کی طبیعت سیر نہیں ہوگی کیونکہ حضور کی کتب ایک علمی سمندر ہیں جب بھی اس سمندر میں غوطہ لگائیں نئے سے نئے موتی ملتے چلے جاتے ہیں۔ میں نے خود حضور کی کتابوں کو دس پندرہ مرتبہ پڑھا ہے ہر مرتبہ ہی ایسی نئی نئی باتیں نگاہ میں آتی ہیں جن کے متعلق یہی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے وہ نگاہ سے اوجھل ہو گئی تھیں۔ حضور کی چھوٹی چھوٹی کتابوں میں بھی سینکڑوں ہی نہیں ہزاروں نئی باتیں پائی جاتی ہیں۔

(خطبات وقف جدید ص91)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

جماعت کی تربیت کے لئے آج کے زمانے میں حضرت مسیح موعود کے اقتباسات کے پڑھ کر سنانے سے بہتر اور کوئی طریق نہیں ہے۔

(الفضل23 نومبر 1999ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے کسی نے سوال کیا کہ حضور بچوں کو حضرت مسیح موعود کی کون سی کتب پڑھنی چاہئیں۔

تو حضور نے جواباً فرمایا:

اپنی عمر کے لحاظ سے ایسا سوال ہے جو ہر ایک پر اکٹھا چسپاں نہیں ہوتا کیونکہ بعض بچے چھوٹی عمر میں بہت ذہین ہوتے ہیں اور وہ مشکل کتابیں بھی پڑھ لیتے ہیں۔ بعض کافی دیر تک مشکل کتابیں نہیں پڑھ سکتے۔ تو حضرت مسیح موعود کی جو آسان کتب ہیں ان سے شروع کرنا چاہئے۔

فتح اسلام ہے اور کشتی نوح ہے اس کے بہت سے حصے ہیں اس طرح آپ کی بعض کتابیں جن میں مباحثے ہیں۔ بعض مشکل ہیں بعض آسان ہیں۔ ان میں جو آسان مباحثے ہیں ان کو بھی یہ لوگ پڑھ سکتے ہیں۔ یہ تو (Depend) کرتا ہے کس قسم کا بچہ ہے اور کتنی عمر کا ہے۔ بہت چھوٹی عمر کا بچہ تو نہیں سمجھ سکے گا اس کو درثمین ہی پڑھنی چاہئے یہ بھی تو حضرت مسیح موعود کی کتاب ہے۔ درثمین میں جو شعر ہیں وہ آسانی سے یاد ہو جاتے ہیں اور بچے کی تربیت بھی ہو جاتی ہے۔

(الفضل19 اپریل 2001ء)

ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''آجکل زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب کو بھی پڑھنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور ان سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے۔ یہ بھی قرآن کریم کی ایک تشریح و تفسیر ہے جو ہمیں آپ کی کتابوں سے ملتی ہے اس طرف توجہ دینی چاہئے اور یہ کتب ضرور پڑھنی چاہئیں اور انہیں کتب سے آپ کو دلائل میسر آجاتے ہیں لوگوں کے اعتراضوں کے جواب دینے کے اور یہی آجکل طریقہ ہے آپ کی مجلسوں سے فیضیاب ہونے کا۔ آپ کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کا کہ پہلے بھی میں کہتا رہا ہوں کہ آپ کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے اور اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی''۔

(الفضل انٹرنیشنل 2 جولائی 2004ء)

نیز فرماتے ہیں کہ:

سب سے پہلے تو قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے لئے دینی علم حاصل کرنے کے لئے ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود نے جو بے بہا خزانے مہیا فرمائے ہیں ان کو دیکھنا ہوگا۔ ان کی طرف رجوع کریں۔ ان کو پڑھیں کیونکہ آپ نے ہمیں ہماری سوچوں کے لئے راستے دکھا دیئے ہیں۔ ان پر چل کر ہم دینی علم میں اور قرآن کریم کے علم میں ترقی کر سکتے ہیں اور پھر اسی قرآنی علم سے دنیاوی علم اور تحقیق کے بھی راستے کھل جاتے ہیں اس لئے جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم ص35)

مطالعہ کتب مسیح موعود کا

نظام ترتیب

1920ء میں ایک مخلص احمدی نے حضرت مصلح موعود کی خدمت اقدس میں بذریعہ مکتوب استفسار کیا کہ حضرت مسیح موعود کی کتابیں کس ترتیب سے پڑھنی چاہئے۔ اس کے جواب میں حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

''(1) سب سے پہلے ازالہ اوہام کی ضرورت ہے۔ (2) پھر براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ (3) تحفہ گولڑویہ۔ (4) الوصیت۔ (5) تقویۃ الایمان (کشتی نوح) (6) حقیقۃ الوحی۔

ان کو اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد دوسرا سلسلہ (1) براہین احمدیہ پہلے چار حصے۔ (2) سرمہ چشم آریہ۔ (3) آئینہ کمالات اسلام۔ (4) اسلامی اصول کی فلاسفی اور چشمۂ معرفت۔

اور وقت ملے تو باقی جو حضرت مسیح موعود کی دوسری کتابیں ہیں وہ بھی پڑھیں .... براہین احمدیہ حصہ پنجم اور حقیقۃ الوحی اس کے ساتھ ملحوظ رہے۔ اگر خود تحقیق کی فرصت نہ ہو۔ تو حقیقۃ النبوۃ کا مطالعہ کیا جاوے مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت اقدس کی صرف کتب کا مطالعہ کافی نہیں۔ اس سے محض علمی رنگ کامل ہوتا ہے۔ ایک اور چیز ہے۔ جس کے بغیر حضرت اقدس کی بعثت سے انسان پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتا اور وہ ان ڈائریوں کا مطالعہ ہے۔ جو وقتاً فوقتاً اخباروں میں چھپتی رہی ہیں ان کا علمی حصہ ایسا یقینی نہیں۔ جیسے حضرت اقدس کی کتب ہیں۔ کیونکہ ڈائری نویس بعض وقت الفاظ پوری طرح یاد نہیں رکھ سکتا لیکن ان سے دو باتوں کا پتہ لگتا ہے۔ ایک یہ کہ حضرت اقدس اپنی بعثت کا مطلب کیا سمجھے تھے اور اسے پورا کرنے کے لئے کس رنگ میں کوشش کرتے رہے۔ دوسرے یہ کہ جن لوگوں کے سامنے حضور کا دعویٰ پیش ہوا۔ اور اسے انہوں نے قبول کیا اور سالہا سال تک آپ کے ساتھ رہے یا کثرت سے آپ کی ملاقات کرتے رہے۔ انہوں نے حضور کے کلام سے کیا سمجھا اور آپ کے ساتھ کس رنگ میں معاملہ کرتے تھے۔ **ان دونوں باتوں کے جاننے کے بغیر انسان احمدیت کے مغز کو نہیں پا سکتا۔''**

(الفضل 9 دسمبر 1920ء ص9,8)

مرسلہ: مکرم عنایت اللہ زاہد صاحب

والد محترم عطاء اللہ صاحب درویش کے خودنوشت حالات

قیام پاکستان کے وقت قادیان کے حالات اور درویشان کی قربانی

قسط اول

خاکسار کا آبائی گاؤں پھیروچیچی تحصیل وضلع گورداسپور انڈیا میں ہے۔ یہ قادیان سے مشرق کی طرف پندرہ سولہ کلومیٹر بیٹ میں واقع ہے۔ ہمارے خاندان کے پانچ بزرگ ایسے ہیں جن کا شمار رفقاء حضرت مسیح موعود میں ہوتا ہے۔ ان میں میرے پڑدادا میاں عمر بخش صاحب، میرے نانا میاں نتھو صاحب، میرے دادا میاں رحمت اللہ صاحب اور میاں رحیم بخش صاحب اور چوہدری اکبر علی صاحب جو میرے ماموں تھے ان میں سے میاں نتھو صاحب قادیان بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔

خاکسار گیارہ بہن بھائی تھے۔ پانچ بہن بھائی مجھ سے بڑے جبکہ پانچ چھوٹے تھے۔ میرے اور میری ایک بہن کے علاوہ باقی سب بچپن میں وفات پا گئے۔ میری والدہ نے قبل از پیدائش مجھے وقف کر دیا تھا۔ میرا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے عطاء اللہ رکھا تھا۔ ہمارے گاؤں میں پرائمری سکول تھا۔ چنانچہ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی اور اس کے بعد گھوڑ پور جو کہ دو میل کے فاصلہ پر تھا وہاں سکول میں چھٹی جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ مڈل ہرچووال سے کیا جو ہمارے گاؤں سے آٹھ میل کے فاصلہ پر تھا۔ مڈل کرنے کے بعد خاکسار والدین کے توجہ دلانے پر وقف زندگی کی درخواست لکھ کر قادیان اپنے چچا اللہ بخش کو ساتھ لے کر دفتر تحریک جدید میں حاضر ہوا اور درخواست پیش کر دی۔

اس ضمن میں والدہ صاحبہ کا ایک خواب ہے جو بیان کرنا چاہتا ہوں۔ آپ بتاتی ہیں کہ ہمارے گاؤں پھیروچیچی میں ہماری زمین میں ایک کنواں تھا۔ بیلوں کے ذریعے کنویں سے پانی نکال کر سبزیاں کاشت کرتے تھے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کنویں کے پاس کھڑی ہوں اور میرے چچا اللہ بخش صاحب بھی وہاں موجود ہیں اور مجھے کہہ رہے ہیں کہ بڑی عید پر سب لوگ جانوروں کی قربانی کرتے ہیں۔ مزہ تو جب ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی طرح خدا کی راہ میں بیٹے کی قربانی کی جائے میں نے ان سے کہا کہ اگر اللہ کی راہ میں بیٹے کی قربانی چاہئے تو دی جاسکتی ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ پھر اپنے بیٹے عطاء اللہ کی قربانی دے کر دکھاؤ۔ میں نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ بیٹے کی قربانی سے خوش ہوتا ہے تو میرے بیٹے کی قربانی کر دو۔ چنانچہ چچا نے کنویں کے پاس نالی پر لٹا کر مجھے ذبح کر دیا۔ والدہ کہتی ہیں کہ میں نے تیرے چچا کو کہا کہ اب اس کو تقسیم نہ کریں بلکہ یہ سارے کا سارا ہی کسی کو دے دیں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

1947ء میں ملک تقسیم ہوا اور پاکستان بنا تو سارے ملک میں فسادات ہو رہے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی قادیان سے ہجرت کر کے پاکستان لاہور تشریف لے آئے تھے۔ حضور نے قادیان کی حفاظت کے لئے پاکستان میں نوجوانوں کو تحریک کی کہ نوجوان تین ماہ کے لئے وقف کر کے لاہور جمع ہوں۔ یہاں سے قادیان بھجوانے کا انتظام تھا۔ لہٰذا ناصر آباد کی جماعت نے چار نوجوانوں کو بذریعہ قرعہ اندازی لاہور کے لئے منتخب کیا ان میں میرا نام بھی تھا۔

پاکستان میں بھی ہندو مسلم فسادات زوروں پر تھے اور بھارت میں بھی گویا خانہ جنگی کی کیفیت تھی۔ ان حالات میں میرے بوڑھے والدین کی بہت بڑی قربانی تھی کہ ایک ہی بیٹے کو جوان کا واحد سہارا تھا اُسے خدا کی راہ میں وقف کر دیا۔ لاہور پہنچنے کے دو دن بعد ہمارے پیارے امام نے حکومت پاکستان کی اجازت سے ایک مرتبہ 33 ٹرک کرایہ پر لے کر قادیان بھجوانے کا انتظام کیا۔ ان میں 130 نوجوان حفاظت مرکز کے لئے روانہ کئے۔ خاکسار بھی ان میں شامل تھا۔ ان میں سے چند نوجوان اپنے رشتہ داروں کو لینے گئے تھے۔ 12/اکتوبر 1947ء کو صبح کی نماز کے بعد حضور نے قافلہ کو بعض ضروری ہدایات دیں اور صبر واستقلال کی تلقین کرنے کے بعد فرمایا کہ ”مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ اس قافلہ کے ساتھ کوئی خطرناک حادثہ پیش آنے والا ہے“۔ اللہ تعالیٰ تمہارا حافظ وناصر ہو۔ اس کے بعد حضور نے خود ایک لمبی اور پُرسوز دعا کروائی۔ وہ دعا ایسی تھی کہ آہ وبکا سے آسمان گونج اٹھا اور ہماری ہچکیاں بندھ گئیں۔ اس طرح عاجزانہ دعا سے ہمارا یہ قافلہ روانہ ہوا کوئی دس بجے کے قریب پاکستان کی سرحد عبور کر کے بھارت نے ہمیں روانگی کی اجازت دے دی۔ سڑک کے دونوں اطراف ویرانی ہی ویرانی تھی اور دل میں قادیان پہنچنے کی خواہش مچل رہی تھی۔ اچانک ناقابل برداشت بدبو محسوس ہوئی۔ گاڑی سے باہر جا کر دیکھا تو روح کانپ اٹھی۔ سڑک کے دونوں اطراف کچھ فاصلے پر انسانی لاشوں کو بڑے بڑے گدھ اور کتے نوچ رہے تھے۔ یہ منظر نہایت تکلیف دہ اور بھیانک تھا۔ ہم پر دہشت طاری ہوگئی۔ ابھی ہماری بدحواسی دور نہ ہوئی کہ پناہ گزینوں کے ایک قافلے پر ہماری نظر پڑی جو پاکستان کی طرف جا رہا تھا۔ اس جگہ پر ہمارا قافلہ کچھ دیر کو رک گیا تا کہ اپنے مظلوم اور بدنصیبوں کی خستہ حالی پر کچھ آنسو بہائیں۔ خدا خدا کر کے شام پانچ بجے بٹالہ کی حدود میں داخل ہوئے۔ اس جگہ پہنچ کر قادیان دیکھنے کی آرزو پھر سے دل میں انگڑائیاں لینے لگی لیکن کسے معلوم تھا کہ ہماری یہ آرزو دل میں ہی رہ جائے گی۔ ابھی ہم بٹالہ شہر سے کوئی ایک میل باہر ہی تھے کہ انڈین پولیس اور ملٹری حکام نے ہمارے قافلے کو رکنے کا حکم دیا۔ ہم فوراً رک گئے۔ ہم نے اس موقع کو غنیمت جانا اور اپنی تھکان دور کرنے کے لئے ٹرکوں سے اتر کر ادھر ادھر ٹہلنے لگے۔ دائیں بائیں فیکٹریاں اور ان کی مشینیں اس طرح ٹوٹی اور بکھری پڑی تھیں گویا کہ کھنڈرات ہوں ہم کافی دیر تک ان کھنڈرات کے سامنے حیرت زدہ کھڑے رہے کہ مشرق کی طرف ایک کمرہ نما عمارت میں ہمارے ساتھی اکٹھے ہونا شروع ہو گئے۔ میں بھی ان کی دیکھا دیکھی وہاں پہنچ گیا۔ اُف کیا مکروہ اور بھیانک منظر تھا وہ ایک عورت کی نصف لاش کٹی پڑی تھی۔ لاش بالکل تازہ تھی۔ میں زیادہ دیر وہاں رک نہ سکا اور واپس اپنے ٹرک میں آ گیا۔ کچھ دیر بعد خبر ملی کہ ہمیں رات یہیں گزارنا پڑے گی۔ ہم سب نہتے تھے اس لئے فکر مند تھے۔ اس بھیانک منظر نامے کے ہوتے ہوئے موت تو آسکتی تھی مگر نیند نہیں۔ چنانچہ ساری رات جاگ کر گزاری۔ صبح آٹھ بجے کے قریب خبر آئی کہ بارش کی وجہ سے قادیان کا راستہ خراب ہو گیا ہے اس لئے ہم واپس چلے جائیں ورنہ سکھ ہمیں زندہ نہ چھوڑیں گے۔ یہ خبر سنتے ہی ہمارے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے۔ اتنی تگ ودو اور مصیبتوں کے بعد قادیان کے اتنا قریب ہو کر واپس چلے جانا ہمارے لئے کسی صدمہ سے کم نہ تھا۔ ہمارے آدمیوں نے ان حکام سے بڑی منت سماجت کی کہ ہمیں قادیان جانے دیا جائے مگر ان پتھر دلوں پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اصل میں راستہ خراب نہ تھا بلکہ اس رات وہ قادیان پر ایک بڑا حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے۔ بالآخر ہم نے اپنے ساتھ بٹالہ کے پناہ گزین لے جانے کی درخواست کی تو کچھ دیر سوچنے کے بعد انہوں نے ہمیں اجازت دے دی۔ ہم دس بجے کے قریب ایک میدان سے گزر کر پناہ گزین کیمپ میں داخل ہو گئے۔ وہاں بہت بڑا جوہڑ تھا اس کے کنارے یہ ستم رسیدہ لوگ پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے۔ ان کی حالت انتہائی قابل رحم تھی۔ کیمپ میں ایک ہولناک سکوت طاری تھا۔ ان کی یہاں سے زندہ جانے کی امید دم توڑ چکی تھی۔ جونہی ان کو بتایا گیا کہ ہم ان کو پاکستان لے جانے کے لئے آئے ہیں تو خدا جانے ان میں اتنی طاقت کہاں سے آ گئی وہ ٹرکوں پر چڑھ دوڑے اور چند منٹوں میں ٹرک بھر گئے۔ کیمپ میں ادھر ادھر چند ہندو اور سکھ پھرتے نظر آئے۔ وہ ہمیں غضبناک نگاہوں سے دیکھ رہے تھے جیسے کہ ان کے منہ سے ہم نے ان کا شکار چھین لیا ہو۔ جب ہمارا قافلہ روانہ ہونے کو تھا تو اچانک کیمپ کے اردگرد لمبی جھاڑیوں میں سے مشین گنوں اور برین گنوں سے ہمارے قافلہ پر فائرنگ شروع ہوگئی۔ اس صورتحال میں ہمارے دل دہل گئے اور وہ پناہ گزین جو پاکستان کے خواب دیکھ رہے تھے ایک دوسرے کو خوف کی نظروں سے دیکھنے لگے۔ بیسیوں پناہ گزین چند لمحوں میں لقمہء اجل بن گئے۔ میں جس ٹرک میں بیٹھا تھا وہ خاص طور پر ظالموں کا نشانہ بنا ہوا تھا۔ بے تحاشا تڑ تڑ کرتی گولیاں اس طرف آ رہی تھیں۔ چند سیکنڈ میں اپنی جگہ بے حس وحرکت اور دہشت زدہ آنکھوں سے دیکھتا رہا۔ بعض پناہ گزین ایڑیاں رگڑ رگڑ کر دم توڑ رہے تھے اور بعض کے شانوں سے خون کے فوارے ابل رہے تھے اور پناہ گزینوں کو اس طرح زخمی ہوتے اور مرتے ہوئے مجھ سے دیکھا نہ گیا۔ چنانچہ میں نے ٹرک سے اترنا چاہا مگر یہ ممکن نہ تھا مگر مجبوراً میں ٹرک سے اتر آیا اور نزدیک ایک مٹی کے ٹیلے کی آڑ لے لی ابھی وہاں لیٹا ہی تھا کہ دو گولیاں میرے قریب سے گزر گئیں اور ایک میرے سامنے زمین میں دھنس گئی۔ میرے خوف وہراس کی انتہا اس وقت تھی جب میں نے دیکھا کہ ٹرک چلنے والے ہیں اور لگ رہا تھا کہ جیسے میں یہیں رہ جاؤں گا۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے پھر ہمت دی اور میں ایک ٹرک پر چڑھنے میں کامیاب ہو گیا۔ ابھی ٹرک اس وسیع میدان میں چل رہے تھے اور گولیاں ہمارے سروں سے سنسناتی ہوئی گزر رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد ہم میدان سے نکل کر ایک بازار میں داخل ہو گئے۔ بازار سے نکل کر ہم ریلوے سٹیشن کے ساتھ والی سڑک پر آ گئے۔ تھوڑی دور جا کر ہمارے ٹرک یکدم رک گئے۔ ہم حیران تھے یہ رکنے کی کون سی جگہ ہے مگر میری نظر جب سامنے پڑی تو ہمارا راستہ لوہے کے بڑے بڑے پہیے رکھ کر روک دیا گیا تھا اور سڑک کے دونوں اطراف دو دو سکھ اور دو دو ڈوگرے گنیں تھامے ہوئے اوندھے لیٹے ہوئے تھے۔ وہ حکم کے منتظر تھے اور نزدیک ہی جنوب کی طرف ایک دو منزلہ عمارت کی چھت پر کئی مسلح ہندو اور سکھ لوہے کی ٹوپیاں پہنے ہوئے سوراخوں سے ہمیں دیکھ رہے تھے۔ نہ جانے کتنی دیر تک ہم وہاں کھڑے رہے۔ اسی اثناء میں سفید لباس میں ملبوس سکھ اور ہندو ہمارے گرد جمع ہونا شروع ہوئے۔ ہر ایک کے ہاتھ میں کوئی نہ کوئی ہتھیار ضرور تھا۔ ان کی آنکھوں سے غیظ وغضب ابل رہا تھا۔ دائیں طرف ایک وسیع میدان تھا جو انہی لوگوں سے بھرا پڑا تھا۔ آس پاس دکانوں اور مکانوں کی چھتوں پر لوگ اس طرح چڑھے ہوئے تھے گویا کوئی تماشا ہونے والا تھا۔ ایک سکھ حوالدار جو اس ڈرامے کا ہیرو تھا اس کی زبانی معلوم ہوا کہ سات ہزار ہندو سکھ ہمارے خون سے اپنی پیاس بجھانے کے لئے جمع ہیں۔ تھوڑی دیر بعد ایک لرزہ خیز دھماکہ ہوا۔ جب میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ہمارے پچھلے ٹرک پر ایک دستی بم پھینکا گیا تھا جس سے دھماکہ ہوا تھا۔ اس ٹرک کے تمام کل پرزے ہوا میں اس طرح اڑ رہے تھے جیسے روئی کے گالے ہوں۔ اس ٹرک پر بیٹھے لوگوں کا کیا حال ہوا اس کا اندازہ لگانا زیادہ مشکل نہ تھا۔ اس کے ساتھ ہی سفاکوں نے مورچوں سے فائرنگ شروع کر دی۔ فضاء گولیوں کی سنسناہٹ سے گونج

رہی تھی۔ گولیاں بارش کی طرح برس رہی تھیں اور پناہ گزین پتوں کی طرح گر رہے تھے۔ یہ اندازہ کرنا مشکل تھا کہ زخمی کتنے ہوئے اور مارے کتنے گئے اور فائرنگ کا یہ سلسلہ کب تک جاری رہا اس کا اندازہ بھی مشکل تھا کسی کو کچھ ہوش نہ تھی کہ کیا ہو رہا ہے۔ زندگی کی امید دم توڑتی جارہی تھی۔ گولیاں برساتے ہوئے سات ہزار کا جتھہ ہمارے قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا تھا۔ اس فائرنگ میں ہمارے ایک خادم جو کوئٹہ کے رہنے والے تھے عیسیٰ جان کو گولی لگی اور وہ بری طرح زخمی ہو گیا۔ ڈاکٹر کا مشورہ تھا کہ ٹانگ کاٹ دی جائے۔ مگر عیسیٰ جان نہ مانے بعد میں معجزانہ طور پر خدا تعالیٰ نے عیسیٰ جان کو مکمل شفاء عطا کی اور ٹانگ بھی محفوظ رہی۔ یہ سلسلہ عالیہ کی برکت کا نتیجہ تھا۔

ہمارے اس قافلہ میں صاحبزادہ منیر احمد صاحب ابن مرزا بشیر احمد صاحب بھی ساتھ تھے۔ وہ قادیان جانا چاہتے تھے۔ حضرت میاں صاحب نے لکھا ہے کہ:

’’شروع اکتوبر میں بٹالہ کی ملٹری نے پاکستان کی حکومت کے بھجوائے ہوئے ٹرکوں کو یہ بہانہ بنا کر قادیان جانے سے روک دیا کہ قادیان کی سڑک زیر تعمیر ہے اور جب یہ ٹرک بٹالہ میں رکے تو اس پر سکھ جتھوں اور غیر مسلم ملٹری نے مل کر فائرنگ کر دی جس کے نتیجہ میں کئی افراد زخمی اور کئی لاپتہ ہو گئے جبکہ ایک ٹرک کو جلا دیا گیا۔ اس کانوائے میں میرا بیٹا منیر احمد بھی شامل تھا جو بٹالہ میں دو دن تک قیامت کا نمونہ دیکھنے کے بعد واپس لاہور پہنچا۔ سڑک کی تعمیر محض ایک بہانہ تھا اور غرض یہ تھی کہ ان ایام میں بیرونی دنیا سے قادیان کا تعلق کاٹ کر احمدیوں کو لوٹا اور مارا جائے۔ چنانچہ بعد کے واقعات بتاتے ہیں کہ قادیان پر بڑا حملہ انہی تاریخوں میں ہوا اس حملہ میں قادیان میں دو سو آدمی شہید ہوئے‘‘۔ (تاریخ احمدیت جلد 11 صفحہ 164)

خاکسار پھر اپنے بیان کی طرف واپس آتا ہے ہم پر فائرنگ ہو رہی تھی کہ اچانک سامنے کی طرف سے تین ملٹری ٹرک اپنی طرف آتے ہوئے دیکھے اور یہ ٹرک عین اُسی جگہ آ کر رک گئے جہاں ہمیں روکا گیا تھا۔ میں جس ٹرک میں بیٹھا تھا وہاں سے یہ تینوں ٹرک صاف دکھائی دے رہے تھے چنانچہ میں نے وہ سارا منظر دیکھا جو بعد میں پیش آیا۔ میں نے دیکھا کہ ان ٹرکوں میں بیٹھے ہوئے چند مسلح فوجیوں نے اپنی رائفلز اٹھا کر درمیان والے ٹرک جس میں ہندو اور سکھ مرد و زن بیٹھے تھے کی طرف کر دیا۔ اس پر وہاں موجود جتھے والوں نے مورچے والوں سے منت سماجت کی کہ وہ فائرنگ بند کر دیں۔ ہوا یوں کہ لاہور سے ہندو پناہ گزینوں سے بھرا ٹرک پاک فوج کی نگرانی میں بٹالہ لایا جا رہا تھا۔ اس فوجی دستہ نے جب دیکھا کہ مسلمانوں کو مارا جا رہا ہے تو انہوں نے یوں ظاہر کیا کہ اگر انہوں نے فائرنگ بند نہ کی تو وہ بھی ہندوؤں کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیں گے۔ چنانچہ یہ دیکھ کر ہم پر فائرنگ بند کر دی گئی۔ جونہی فائرنگ بند ہوئی اس فوجی دستہ کا ایک خوبصورت جوان جو کہ آفیسر معلوم ہوتا تھا فوراً ٹرک سے اترا اور سڑک سے رکاوٹیں ہٹا کر اشارے سے ہمیں نکل جانے کو کہا۔ بس کیا تھا اشارہ ملتے ہی ٹرک روانہ ہوئے اور ہمارا قافلہ ان ظالموں سے بچ بچا کر واہگہ واپس آ گیا۔ لیکن یہاں پر ایک اور مصیبت کا سامنا یوں ہوا کہ تین ہزار غیر مسلم فوجیوں نے ہمیں آ لیا قریب تھا کہ ہم ان کی فائرنگ کی بھینٹ چڑھ جاتے لیکن خدا تعالیٰ نے ایسا تصرف فرمایا کہ عین اس وقت جب وہ فائرنگ کرنے والے تھے پاکستان سے بلوچ رجمنٹ کو ہمارے لئے رحمت کا فرشتہ بنا کر بھیج دیا۔ بس اس رجمنٹ کے آتے ہی مخالفین کے ارادے خاک میں مل گئے۔

لاہور میں اس وقت رتن باغ میں 150 خدام جمع تھے۔ ہم سب کو فوجی ٹریننگ دی جا رہی تھی۔ ان دنوں راشن کی شدید قلت تھی۔ قادیان سے قافلے آ کر جودھا مال بلڈنگ کے ساتھ میدان میں اور بعض سڑکوں کے کنارے ڈیرہ ڈالے ہوئے تھے۔ ان سب لوگوں کو جماعت احمدیہ خدا کی دی ہوئی توفیق سے کھانا کھلا رہی تھی۔ ہمارے سمیت تمام مہاجرین کو ایک روٹی صبح اور ایک شام کو ملتی تھی کیونکہ اناج کی بہت کمی تھی اور مہاجرین کا بوجھ جماعت پر تھا چنانچہ حضور کا حکم تھا کہ سب ایک وقت میں ایک روٹی ہی کھائیں اور خود حضور بھی ایک ہی روٹی کھاتے تھے۔ سارا دن فوجی ٹریننگ اور بھاگ دوڑ میں گزر جاتا تھا۔ روٹی کے علاوہ کچھ چنے کھا لیا کرتے تھے۔ اسی دوران ایک اور کانوائے قادیان جانے کے لئے تیار کیا۔ اس میں ساٹھ خدام کو روانہ کیا۔ خاکسار کی خوش قسمتی کہ میں بھی ان میں شامل تھا جب ہمارے کانوائے کے ٹرک واہگہ کی سرحد پار کرنے لگے اور پوچھ گچھ شروع ہوئی تو انڈین آرمی نے ہمیں قادیان جانے سے روکا اور واپس بھیج دیا۔ مورخہ 15 ؍نومبر 1947ء آخری کانوائے قادیان روانہ کیا گیا۔ اس میں مجھ سمیت پچاس خدام قادیان روانہ کئے گئے۔ مجھے یاد ہے کہ رتن باغ میں خدام کو لائن میں کھڑا کر کے ان میں سے خدام کو منتخب کیا گیا اس کی وجہ یہ تھی کہ پہلے 2 ؍اکتوبر والے قافلے پر دو دن فائرنگ ہوتی رہی اور قیامت خیز مناظر تھے۔ چنانچہ اس بار کرنل مرزا داؤد احمد اور ایک مولوی صاحب نے خدام کو لائن اپ کر کے انتخاب کیا۔ یہ دونوں اصحاب لائن کے ساتھ ساتھ چلتے تھے۔ جس خادم کے چہرے پر رونق دل میں قادیان جانے کا شوق تھا اسے پکڑ کر لائن سے باہر نکال لیتے گویا وہ منتخب ہو جاتا اور جن کے چہرے خوف زدہ تھے خواہ وہ جسمانی طور پر بہت مضبوط تھے ان کا انتخاب نہ کیا گیا۔ جب کرنل صاحب میرے پاس آئے تو اس ڈر سے کہ کہیں کم عمری کی وجہ سے میں بھی نہ رہ جاؤں میں نے اپنی چھاتی تانی اور ذرا آگے ہو کے کھڑا ہو گیا۔ دوسرے دوست جو کرنل صاحب کے ساتھ تھے کہنے لگے کہ یہ کم عمر ہے مگر کرنل صاحب نے یہ کہہ کر آگے کھینچ لیا کہ یہ دلیر لڑکا ہے۔ اس وقت میری عمر سترہ سال تھی اور پہلے قافلہ میں شرکت سے موت کا ڈر تو میرے دل سے ختم ہو چکا تھا۔ باقی خدام جو لاہور میں رہ گئے تھے ان کو فرقان فورس میں شامل کر کے کشمیر کی جنگ آزادی میں حصہ لینے کے لئے بھیج دیا گیا۔ ہم ڈیڑھ ماہ لاہور میں رہے اور فوجی ٹریننگ حاصل کرتے رہے۔ اس عرصہ میں ایک اور خدمت بجا لانے کی توفیق ملی۔ ان دنوں مسلمان مہاجر پاکستان آ رہے تھے۔ یہاں پہنچ کر لوگ سڑکوں پر ڈیرے ڈال لیتے۔ صفائی ستھرائی کا کوئی خاص انتظام نہ تھا۔ اس وجہ سے یہاں ہیضہ کی وبا پھوٹ پڑی۔ سارا دن جودھا مال بلڈنگ رتن باغ کے درمیان والی سڑک پر جنازوں کی قطاریں لگی رہتی تھیں۔ واہگہ سے لاہور سڑکوں پر قافلے بیٹھے ہوئے تھے ان میں ہیضہ کی وبا پھوٹ پڑی تھی۔ سڑک پر لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ لوگ مرنے والوں کو وہیں چھوڑ کر آگے چلے جاتے تھے۔ اس طرح ٹریفک کا رواں رہنا مشکل ہو گیا تھا۔ ایک دن گورنمنٹ کالج کے لڑکوں نے اپنے آپ کو رضا کارانہ طور پر پیش کیا اور ٹرک گورنمنٹ نے دیئے اس طرح واہگہ میں بلڈوزر کے ذریعے اجتماعی قبریں بنا کر ان لاشوں کو ان میں دفن کرنا شروع کیا۔ سڑکوں کو صاف کرنے کی یہ کوشش ناکافی تھی۔ جب جماعت احمدیہ کو اس کی خبر ہوئی تو جماعت نے بھی رضا کار دینے کا انتظام کیا۔ گورنمنٹ نے دو ٹرک دیئے اور جماعت کی طرف سے پندرہ سولہ خدام اس خدمت کے لئے روانہ ہوئے۔ ہمیں بتایا گیا کہ ایک اضافی کام کرنا ہے ہمیں اس کے علاوہ کچھ نہ بتایا گیا۔ جب ہم متعلقہ جگہ پہنچے تو ہمیں بتایا گیا کہ واہگہ تک سڑک اور اس کے اطراف میں کہیں کوئی انسانی لاش نظر آئے تو اسے اٹھا کر ٹرک میں رکھنا ہے اور پھر اس ٹرک کو واہگہ لے جا کر وہاں ان لاشوں کو دفن کرنا ہے۔ یہ کام انتہائی اذیت ناک معلوم ہوتا تھا کیونکہ بعض لاشیں تو کئی کئی دن پڑی ہونے کی وجہ سے گل سڑ چکی تھیں۔ ان کو اٹھا کر ٹرک میں لوڈ کرنا ناقابل بیان تکلیف دہ کام تھا۔ ہم نے دو ٹرکوں میں کم و بیش 110 لاشیں رکھ کے واہگہ پہنچائیں۔ پہلے سے کھودے گئے گڑھوں میں ڈال کر اوپر سے بلڈوزر سے مٹی ڈال دی گئی اور اس طرح سولہ سترہ میل کی سڑک ٹریفک چلنے کے قابل کر دی۔

خاکسار کو قادیان جانے کا بہت ارمان تھا۔ جب بھی قادیان جانے کے لئے کوئی قافلہ تیار ہوتا تو میں کوشش کر کے اس میں شامل ہو جاتا۔ آخرکار خدا نے میری سن لی اور وہ دن آ گیا جب 15 ؍نومبر 1947ء کو آخری کانوائے روانہ ہوا اور ہم پچاس خدام قادیان پہنچ گئے۔ یہ ٹرک رات قادیان رکے رہے اور اگلے دن واپس لاہور کے لئے روانہ ہوئے۔ یہی وہ کانوائے تھا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور مولانا جلال الدین صاحب شمس اور دوسرے بزرگان جماعت ان ٹرکوں میں لاہور تشریف لے آئے۔ مولانا جلال الدین شمس صاحب نے روانہ ہوتے ہوئے نہایت درد بھرے الفاظ میں کہا: ’’اے قادیان کی مقدس سرزمین تو ہمیں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ پیاری ہے لیکن حالات کے پیش نظر ہم یہاں سے نکلنے پر مجبور ہیں اس لئے ہم تجھ پر سلامتی بھیجتے ہوئے رخصت ہوتے ہیں‘‘۔

☆.................☆.................☆

جولین اسانج

جولین اسانج کا تعلق آسٹریلیا سے ہے اور ان ہی کو وکی لیکس ویب سائٹ کا ایڈیٹر ان چیف اور ترجمان سمجھا جاتا ہے۔ ان ذمہ داریوں سے قبل جولین اسانج فزکس اور ریاضی کے طالب علم رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے مشاغل میں کمپیوٹر پروگرامنگ ہیکنگ کی سرگرمیاں بھی شامل رہی ہیں۔ اس کے علاوہ وہ صحافت کے پیشے سے بھی وابستہ رہے ہیں۔ تاہم وہ خود کو محض انٹرنیٹ پر معلومات تک رسائی کی آزادی کا سرگرم کارکن قرار دیتے ہیں۔

2009ء میں ’’ایمنسٹی انٹرنیشنل یو کے ایوارڈ‘‘ پانے والے جولین اسانج 1980ء کی دہائی میں کمپیوٹر ہیکرز گروپ International Subversives کے فعال رکن تھے۔ 1992ء میں انہیں کمپیوٹر ہیکنگ کے باعث 24 مقدمات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ تاہم 1994ء میں وہ میلبورن منتقل ہو گئے اور ایک سافٹ ویئر ہاؤس میں بطور سافٹ ویئر ڈیولپر کے خدمات انجام دینے لگے۔ 1997ء میں انہوں نے ہیکنگ پر لکھی جانے والی کتاب میں شریک مصنف کی حیثیت سے حصہ لیا۔ کتاب کی تحریر کے دوران ان کا رجحان تحقیق کی طرف چلا گیا اور وہ Lynx سافٹ ویئر کے لئے کام کرنے لگے۔ کچھ ہی عرصے بعد جولین اسانج کمپیوٹر کوڈنگ لینگوئج کے حوالے سے ایک مستند پروگرام سمجھے جانے لگے اور انہوں نے کئی اہم سافٹ ویئرز کے کمپیوٹر لینگوئج پروگرام تحریر کئے۔ 1999ء میں انہوں نے اپنی ویب سائٹ Leaks.org لانچ کی، جسے انہوں نے 2006ء میں Wikileaks ویب سائٹ میں تبدیل کر دیا۔ جولین اسانج مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر رہائش رکھتے ہیں۔ اس وقت ان کی رہائش آئس لینڈ میں ہے، جہاں وہ ایک کرائے کے مکان میں رہائش پذیر ہیں۔ ان کی شہرت وکی لیکس کے حوالے سے ہے۔

☆.................☆.................☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر119880 میں حمراء بشیر

بنت بشیر احمد قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 99 شمالی ضلع و ملک سرگودہا پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7دسمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔حمراء بشیر گواہ شدنمبر1۔طارق حسین عباسی ولد انور حسین وعباسی گواہ شدنمبر2۔محمد رمیض قمر ولد راجہ قمرالزمان

مسل نمبر119881 میں سائرہ بشیر

بنت ملک بشیر احمد قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 99 شمالی ضلع و ملک سرگودہا پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7دسمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ200 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔ سائرہ بشیر گواہ شدنمبر1۔طارق حسین عباسی ولد انور حسین عباسی گواہ شدنمبر2۔محمد رمیض قمر ولد راجہ قمرالزمان

مسل نمبر 119882 میں صابرہ سلطانہ

زوجہ عبدالشکور بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زیور طلائی 2½ تولہ 1لاکھ 15 ہزار روپے(2) حق مہر 7ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔صابرہ سلطانہ گواہ شدنمبر1۔عبدالشکور ولد عبدالعزیز گواہ شدنمبر2۔عبدالجلیل کوثر ولد وعبدالعزیز

مسل نمبر119883 میں سلیمہ پروین

زوجہ عبدالعزیز بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل شرقی ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 مئی 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) طلائی بالیاں 1تولہ 40ہزار روپے (2) نقد رقم 3لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 2ہزار 800روپے ماہوار بصورت پرافٹ بنک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔سلیمہ پروین گواہ شد نمبر1۔حافظ محمد اکرم بھٹی ولد دلپذیر گواہ شدنمبر2۔ عبدالمنان کوثر ولد عبدالعزیز

مسل نمبر119884 میں احتشام طارق

ولد طارق احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 24/1 دارالفضل غربی ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 200 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔احتشام طارق گواہ شدنمبر1۔اسامہ طارق ولد طارق احمد گواہ شدنمبر2 حمیداللہ ظفر ولد ظفر احمد رشید

مسل نمبر119885 میں بشیراں مبارک

زوجہ مبارک احمد قوم رند پیشہ خانہ داری عمر51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 208 دارالصدر شرقی الف ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14نومبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجوہ قیمت درکردی گئی ہے۔(1) زیور طلائی 4.08 گرام 13ہزار 870روپے (2)اس وقت مجھے مبلغ 1ہزار ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔ بشیراں مبارک گواہ شدنمبر1۔رفیع احمد زاہد ولد احمد بخش گواہ شدنمبر2۔مبارک احمد رند ولد احمد بخش

مسل نمبر119886 میں حاجی مبشر احمد چیمہ

ولد چوہدری احمد دین چیمہ قوم چیمہ پیشہ بے روزگار عمر48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) مکان 5مرلہ 5لاکھ روپے(2) دوکان 1مرلہ 3لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 8ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔حاجی مبشر احمد چیمہ گواہ شدنمبر1۔حافظ تصور احمد چیمہ ولد حاجی مبشر احمد چیمہ گواہ شدنمبر2۔چوہدری ناصر احمد ولد چوہدری خیر دین

مسل نمبر119887 میں محمد علی

ولد محمد اشرف قوم جٹ پیشہ ملازمتیں عمر32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فضل عمر ہسپتال ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 8ہزار ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔محمد علی گواہ شدنمبر1۔نعیم احمد ناصر ولد ناصر احمد گواہ شدنمبر2۔قدرت اللہ دشاد ولد حبیب اللہ شاد

مسل نمبر119888 میں بشریٰ بیگم

زوجہ حمید احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر71 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/43 فیکٹری ایریا سلام ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2فروری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور طلائی 3تولہ 1لاکھ 20ہزار روپے(2) حق مہر 700روپے اس وقت مجھے مبلغ 1ہزار 500روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔بشریٰ بیگم گواہ شد نمبر1۔ریاض احمد ججہ ولد عبداللہ خاں گواہ شدنمبر2۔مبشر احمد آصف ولد رفیق احمد ناصر

مسل نمبر119889 میں ارم اسحاق

بنت محمد اسحاق قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 11/1 فیکٹری ایریا سلام ربوہ ضلع و ملک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2فروری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 300 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔ارم اسحاق گواہ شدنمبر1۔ریاض احمد ججہ ولد عبداللہ خاں گواہ شدنمبر2۔مبشر احمد آصف ولد رفیق احمد ناصر

مسل نمبر119890 میں نایاب وسیم

بنت نسیم احمد ایڈووکیٹ قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 10/1 فیکٹری ایریا سلام ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2فروری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔ نایاب وسیم گواہ شدنمبر1۔ریاض احمد ججہ ولد عبداللہ خاں گواہ شدنمبر2۔مبشر احمد آصف ولد رفیق احمد ناصر

مسل نمبر119891 میں سحرش اشرف

بنت محمد اشرف قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 11/1 فیکٹری ایریا سلام ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2فروری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔سحرش اشرف گواہ شدنمبر1۔ریاض احمد ججہ ولد عبداللہ خاں گواہ شدنمبر2۔مبشر احمد آصف ولد رفیق احمد ناصر

مسل نمبر119892 میں زرناب ایاز

بنت ایاز احمد قوم کاہلوں پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 9/40 فیکٹری ایریا سلام ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2فروری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ300 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔زرناب ایاز گواہ شدنمبر1۔ریاض احمد ججہ ولد عبداللہ خاں گواہ شدنمبر2۔مبشر احمد آصف ولد رفیق احمد ناصر

گوندل کے ساتھ پچاس سال

گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال

ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی

بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ

ہال: سرگودھا روڈ ربوہ

فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

بقیہ از صفحہ 2۔سوال وجواب

کے تحت مؤمن کے زمرے میں آتا ہے؟ یا ہم اگر نہیں توجہ دیتے تو ہم آتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہر شخص اپنا محاسبہ کرتے ہوئے اور اپنے ایمان کی حالت کو دیکھتے ہوئے روزے رکھے یا لیلۃ القدر سے گزرے تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

س:لیلۃ القدر کے حوالہ سے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! لیلۃ القدر صرف وہ خاص رات ہی نہیں تین صورتیں ہوتی ہیں لیلۃ القدر کی۔ایک وہ رات جو رمضان میں آتی ہے ایک وہ زمانہ جو نبی کا زمانہ ہے اور ایک یہ ہے کہ انسان کے لئے ہر شخص کے لئے اس کی لیلۃ القدر وہ ہے جب وہ پاک اور صاف ہو گیا۔ دنیا کے تمام گندوں اور میلوں سے پاک ہو گیا ایمان پر مضبوطی سے قائم ہو گیا۔ اپنا محاسبہ کرتے ہوئے تمام برائیوں کو اپنے سے دور کر دیا۔ پس یہ وہ لیلۃ القدر ہے اگر ہمیں میسر آ جائے اور ہم خالص اللہ تعالیٰ کے ہو جائیں اور اس کے حکموں پر عمل کرنے والے بن جائیں اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بلند کرنے والے بن جائیں تو یہ ہمارا وہ مقصد ہے جس کو حاصل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ اگر ہم نے یہ مقام حاصل کر لیا یا ہم یہ کر لیں تو ہر دن اور ہر رات ہمارے لئے قبولیت دعا کی گھڑی بن جاتی ہے۔

س:حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر پر کیا ارشاد فرمایا؟

ج:فرمایا!اللہ کرے ہمارے میں سے بہت سے اس لیلۃ القدر کو بھی پانے والے ہوں جو قبولیت دعا کا خاص موقع ہے جو ان آخری دنوں میں جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اس کو پانا ہمیں نیکیوں اور تقویٰ پر چلانے والا اور اس میں مزید بڑھانے والا ہو۔ ہمارے گزشتہ تمام گناہ بھی بخشے جائیں اور آئندہ گناہوں سے بچنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ہم میں قوت اور طاقت پیدا فرمادے۔

☆............☆............☆

گمشدہ پرس

مکرم عامر سلیم صاحب کارکن ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ کا پرس دارالعلوم شرقی نور سے بازار جاتے ہوئے راستے میں کہیں گر گیا ہے۔جس میں چند قیمتی کاغذات موجود تھے۔اگر کسی صاحب کو ملے تو برائے مہربانی فرما کر ان فون نمبرز پر 0321-2769321,0340-0760496 اطلاع کر دیں۔

مہنگائی کی بیماری سے نجات پائیں۔لبرٹی کی سیل سے فائدہ اٹھائیں
سیل۔سیل۔سیل
لبرٹی فیبرکس
0092-476213312 اقصیٰ روڈ ربوہ

مختلف غذاؤں کو محفوظ رکھنے کے طریق

آٹا

آٹے میں نمی کے باعث سسریاں اور لال کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ایسے میں سونٹھ اور سوکھی ہوئی ادرک تھیلی میں ڈال کر آٹے کے کنستر میں رکھنے سے نمی پیدا نہیں ہوتی اور آٹا کیڑوں سے محفوظ رہتا ہے۔

چاول

چاول ہماری ایک اہم غذائی جنس ہے۔چاول کو محفوظ رکھنے کے لئے چاولوں کے کنستر کے پیندے میں نیم کے خشک پتے بچھا دیں،تو چاولوں میں کیڑا نہیں لگے گا۔اس کے علاوہ اس میں تھوڑی سی ہلدی شامل کر دیں،تو بھی چاول کافی عرصے کے لئے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

مچھلی

ایک خالی پلاسٹک کے چوڑے برتن میں پانی بھر لیں اور ایک چوتھائی حصہ خالی رکھیں۔اب سالم مچھلی یا مچھلی کے قتلے پانی میں اس طرح ڈبوئیں کہ ایک ہی تہہ بنے یعنی اوپر تلے نہ رکھیں۔اس کے بعد اس برتن کو فریزر میں رکھ دیں۔اس طرح نہ صرف مچھلی محفوظ رہے گی، بلکہ اگر چند گھنٹوں کے لئے بجلی بھی چلی جائے،تو مچھلی کے گرد موجود برف اس کو خراب ہونے سے محفوظ رکھے گی۔

پسے ہوئے مسالا جات

پسے ہوئے تمام مسالا جات جیسے سرخ مرچ، پسا ہو دھنیا،پسی ہوئی ہلدی وغیرہ بھی نمی کے باعث خراب ہو جاتے ہیں۔ایسے میں ان کے ڈبوں میں ہینگ کا ایک ٹکڑا رکھ دیں،تو یہ کسی بھی قسم کے کیڑے سے محفوظ رہیں گے۔

پنیر

پنیر کو محفوظ کرنے کے لئے سرکے میں ڈبوئے ہوئے کپڑے میں پنیر لپیٹ کر فریج میں رکھ دیں، ضرورت پڑنے پر ٹکڑا کاٹ کر استعمال کریں اور کٹی ہوئی جگہ پر نمک لگا کر فریج میں رکھ دیں۔

انڈے

انڈوں کو صرف اسی وقت دھوئیں، جب انہیں استعمال کرنا ہو۔فریج میں رکھنے سے قبل انڈوں پر ہلکا سا تیل مل لیا جائے،تو انڈے خراب نہیں ہوتے۔

گوشت

کچھ لوگ گوشت کو بغیر دھوئے فریز کر لیتے ہیں۔ اس طرح گوشت میں جراثیم پیدا ہوتے ہیں۔گوشت کو گھر لاتے ہی چربی وغیرہ صاف کر کے دھو لیں۔پھر چھلنی میں رکھیں تا کہ پانی ٹپک جائے۔اس کے بعد گوشت پر ہلکا سرکہ مل کر پیکٹ بنا کر فریز کر لیں۔

ادرک لہسن اور مرچیں

ادرک لہسن کا آمیزہ بنا کر نہایت معمولی تیل میں بھون کر ٹھنڈا کر کے کیوب کی شکل میں محفوظ کر لیں۔اسی طرح ہری مرچوں کو دھو کر خشک کر کے ایک ہوا بند ڈبے میں رکھ کر فریج میں رکھ دیں۔اسی طرح ہرا دھنیا اور پودینہ بھی ڈنڈیوں سے علیحدہ کر کے ایسے ہی کسی ڈبے میں ڈال کر فریج میں محفوظ کر لیں اور ہفتے بھر آرام سے استعمال کر لیں۔

لیموں

لیموں کا رس نکال کر کیوب کی شکل میں جما لیں۔حسب ضرورت کیوبز نکال کر جب چاہئیں استعمال کریں۔

میوہ محفوظ کرنا

ویسے تو خشک میوہ جات کو سردیوں کی سوغات کہا جاتا ہے۔لیکن بہت سے گھرانوں میں سارا سال ہی اس کا استعمال جاری رہتا ہے۔مختلف اقسام کے میووں کو محفوظ کرنے کے لئے توے پر بھونیں پھر ٹھنڈا کرنے کے بعد چھوٹے شاپرز میں محفوظ کر کے ان شاپرز کو کسی ہوا بند ڈبے یا برنی میں رکھ کر فریج میں رکھ دیں۔ایک وقت میں حسب ضرورت شاپر نکالیں اور استعمال کریں،مگر واپس فریج میں نہ رکھیں۔

ٹماٹر

ثابت ٹماٹر بھی بآسانی پلاسٹک کی تھیلی میں رکھ کر فریج میں محفوظ کیا جا سکتا ہے۔بصورت دیگر ٹماٹر کا آمیزہ بنا کر معمولی تیل میں بھون کر ٹھنڈا کریں اور فریز کر لیں۔

دہی

دہی کو محفوظ کرنے کیلئے اسے ہوا بند پلاسٹک جار میں رکھیں اور اس میں تھوڑا سا کارن فلور ملا دیں۔ دہی پانی بھی نہیں چھوڑے گا اور کھٹا بھی نہیں ہوگا۔(روزنامہ ایکسپریس 18 مئی 2015ء)

☆............☆............☆

ضرورت چوکیداران

ایک جماعتی ادارہ میں چوکیداران کی آسامیاں خالی ہیں۔ خواہشمند احباب رابطہ فرمائیں۔ پاک آرمی کے ریٹائرڈ افراد کو ترجیح دی جائے گی۔مصدقہ اسلحہ لائسنس ہونا ضروری ہے۔

برائے رابطہ: 0333-6707153

(نظامت دیوان وقف جدید ربوہ)

سکول شوز میلہ
یکم اگست سے
کالج پمپس
بوائز شوز
Rs.350/
رشید بوٹ ہاؤس
047-6213835 گولبازار ربوہ

ربوہ میں طلوع وغروب 21۔اگست

طلوع فجر	4:09
طلوع آفتاب	5:34
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	6:49

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون:047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0344-7801578

حامد ڈینٹل لیب
حامد احمد (ڈینٹل ہائیجنسٹ)
تمام جراثیم سے پاک آلات کے ساتھ نئے اور جدید طریقہ طرز کے ساتھ علاج کروائیں۔
یادگار روڈ بالمقابل دفتر انصاراللہ ربوہ
رابطہ: 0345-9026660,0336-9335854

کریسنٹ فیبرکس
سلے سلائے سوٹ۔کراچی کی فینسی بوتیک۔اور فینسی سوٹ کا مرکز نیز تمام قسم کی میچنگ دستیاب ہے۔
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: ولید احمد ظفر ولد مرتضیٰ احمد
0333-1693801

کلاسیکا پٹرولیم احمد نگر
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
معیار اور مقدار میں۔ایک نیا نام
بااخلاق عملہ۔ ٹک شاپ کی سہولت
24 گھنٹے نان اسٹاپ سروس
0331-6963364,047-6550653

ایکسپریس کوریئر سروس
دنیا بھر میں چھوٹے بڑے پارسل اور کاغذات بھجوانے پر کم ریٹس میں تیز ترین ڈیلیوری DHL اور FEDEX کے ذریعہ 72 گھنٹے میں ڈیلیوری کی سہولت
یو کے تین دن اور جرمنی پانچ دن میں ڈیلیوری
گھر سے سامان پک کرنے کی سہولت
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
اتوار بھی بکنگ کی سہولت
Express Courier Service
نزد MCB بنک بالمقابل بیت المہدی گولبازار ربوہ
فون: 0476214955,0476214956
شیخ زاہد محمود : 0321-7915213

FR-10